

4319 - یہودی سائلہ کے دل میں اسلام کا پیدا ہونا

سوال

میرا ایک مشکل سا سوال ہے لیکن صرف ایک ہی خواہش ہے کہ میرے سوال کا جواب ملنا چاہیے -
میں روس سے تعلق رکھنے والی یہودی عورت ہوں ایک برس قبل میرے ایک مسلمان نوجوان سے تعارف ہوا
اور جیسے جیسے ہمارا تعلق گہرا ہوتا گیا اور ہمیں پیشس آنے والی مشکلات میں بھی اضافہ ہوتا گیا ، ان کا سبب دین
یا عادات و تقالید نہیں -

ہم آپس میں بہت کرتے ہیں اور موضوع یہ ہے کہ کیا وہ مجھ سے شادی کرسکتا ہے کہ نہیں ؟
وہ ایک اچھا مسلمان ہے اور مذہبی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور میں بھی اس کے دین اور خاندان و گھروالوں کو
پسند کرتی ہوں -

میں ایک ایسے بند شہر میں پیدا ہوئی ہوں جہاں پر کسی بھی دین کو پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں یہ سب کچھ کرنا
ممنوع ہے ، جب میں امریکہ آئی تو مجھ پر یہ منکشف ہوا کہ میرے اعتقادات یہودیت کے موافق نہیں تو اس نوجوان
سے تعارف کے بعد میں نے اسلام کا بہت زیادہ مطالعہ کرنا شروع کر دیا اسی طرح دو اور مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں
سے تعارف کے بعد یہ سلسلہ زیادہ چل نکلا اور قرآن مجید کا مطالعہ بھی کیا تو میرے اندر یہ شعور اور بڑھ زیادہ ہو گیا
کہ میں ایک اچھی مسلمان بن سکتی ہوں -

اب میں کسی ایسے مدرسے یا سکول جانا چاہتی ہوں جہاں عربی کے ساتھ ساتھ اسلام ثقافت اور تعلیمات بھی سیکھی
جاسکے

میں نے مسجد میں بھی رابطہ کیا اور وہاں جانے پر بھی تیار ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ آیا وہ یہودیت کے علاوہ باقی
سب ادیان کو چھوڑ کر مسلمان ہونے والوں کی طرح مجھے بھی ایک جدید مسلمان بہن کی شکل میں قبول کر لیں گے ؟
اس لیے کہ یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ سے اختلاف رہا ہے میرے خیال کے مطابق ان کے درمیان کبھی
بھی امن پیدا نہیں ہوسکتا -

میں اپنی روسی زبان میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے راہ حق کی طرف لے جائے اور حق کی راہنمائی کرے
تا کہ میں ایمان حاصل کرسکوں تو آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ میرے ساتھ تعاون فرمائیں تا کہ میں اپنے سوال
کا جواب حاصل کرسکوں -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

(میرے اندر یہ قوی شعور ہے کہ میں ایک اچھی مسلمان ثابت ہوسکتی ہوں) یہ خوشگوار عبارت آپ کی ای میل کی ہے جو کہ حق کوتلاش کرنے میں باریک بینی اور دقت نظری اور بہت اچھے تجربات کے شعور کی غماز ہے ۔

میں اللہ تعالیٰ سے (روسی زبان میں) دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے راہ حق کی ہدایت نصیب فرمائے : یہ ایک اور عبارت جو آپ نے سوال کے آخر میں لکھی ہے جس سے مسلمان قاری اس عورت کی حالت کو سمجھ سکتا ہے جو داعی کی دعوت کو جاننے اور اسے قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئی اور اس اللہ عزوجل سے سیدھے اور قوی دین کی ہدایت طلب کر رہی ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں پر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں ، اس لیے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں ، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے البقرة (186) ۔

اور آپ اس شرح صدر کے ساتھ خوش ہو جائیں جو اپنے اندر محسوس کرتی ہیں کہ اسلام کے لیے کہ آپ کا سینہ کھل چکا ہے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

تو جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے ، اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے الانعام (125) ۔

آپ کے علم میں بھی ہونا چاہیے اور جان بھی لیں کہ دین کی سمجھ رکھنے والے مسلمانوں کے نزدیک اسلام قبول کرنے والے نئے بہن بھائیوں کے لیے کوئی بھی کسی قسم کی نفرت یا فرق نہیں چاہے وہ دین اسلام قبول کرنے سے قبل جس مذہب سے بھی تعلق رکھنے والے ہوں ۔

انہوں نے یہودیت سے اسلام قبول کیا ہوا پھر عیسائیت کو ترک کر کے ان میں کسی قسم کا فرق یا تمیز نہیں کی جاتی ، ہم ذیل میں ان مرد اور عورت کی مثال پیش کرتے ہیں جو یہودیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں ، ان میں سے ایک تو ابویوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کی خبر ملی تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے :

میں آپ سے تین چیزیں پوچھوں گا جنہیں نبی کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا ، عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سوال کیے :

سب سے پہلی قیامت کی نشانی کیا ہے ؟

جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا ؟

بچے کو والد کی طرف (شکل و شبہت میں) کون سی چیز لے جاتی ہے اور اپنے ماموں کی طرف کون سی چیز کھینچ لے جاتی ہے ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا :

مجھے ابھی ابھی جبریل علیہ السلام نے ان کے متعلق بتایا ہے ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے یہ فرشتہ تو یہودیوں کا دشمن ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہوگی لوگوں کو ایک آگ مشرق کی جانب سے مغرب کی جانب دھکیل کر لے جائے گی ۔

اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا اور مہان نوازی مچھلی کی کلیجی ہوگی ، اور بچے کا والد کے مشابہ ہونے میں یہ ہے کہ جب مرد عورت سے جماع کرتا ہے تو اگر خاوند کی منی عورت سے سبقت لے جائے تو اس کی طرف مشابہت ہوتی ہے ، اور اگر عورت کی منی سبقت لے جائے تو عورت سے مشابہت ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3082) ۔

اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ :

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور حق لائے ہیں اور یہودی اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور سردار کا بیٹا بھی ہوں اور ان میں سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے کا بیٹا بھی ہوں آپ یہودیوں کو بلائیں اور قبل اس کے وہ میرے اسلام کے متعلق جان لیں آپ انہیں میرے متعلق پوچھیں اس لیے کہ اگر انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہو گیا تو وہ میرے بارہ میں وہ باتیں کریں گے جو میرے اندر نہیں ہیں ۔

لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے طرف پیغام بھیجا یہودی آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا :

اے یہودیو! تمہارے لیے افسوس کا مقام ہے اور ہلاکت ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تمہیں اس کا علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں اور تمہارے پاس حق ہی لے کر آیا ہوں لہذا اسلام قبول کرلو ، یہودیوں نے جواب میں کہا ہمیں کوئی علم نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار دہرایا اور پھر فرمانے لگے :

تم میں عبداللہ بن سلام کون اور کیسا شخص ہے ؟ انہوں نے جواب دیا وہ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے ، ہم میں سب سے زیادہ علم رکھتا اور سب سے زیادہ عالم کا بیٹا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اب مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسلام قبول کر لے تو ؟ انہوں نے جواب دیا اللہ بچائے وہ اسلام قبول نہیں کر سکتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن سلام ذرا ان کے پاس باہر تو آؤ تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لائے اور کہنے لگے :

اے یہودیو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں وہ ہی معبود برحق ہے بلاشک تمہیں اس بات کا علم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور حق لائے ہیں ، تو یہودی کہنے لگے توجھوٹ بولتا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے ان یہودیوں کو نکال دیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3621) ۔

تو اس شخص کو یہودی الاصل ہونے کے باوجود اسلام قبول کر کے موت سے قبل جنت کی خوشخبری حاصل کرنے سے کسی نے نہیں روکا ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں زمین پر چلنے والے کسی شخص کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نہیں سنا کہ اسے آپ نے یہ کہا ہو وہ جنتی ہے لیکن آپ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں فرمایا کہ وہ جنتی ہے ۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ان کے بارہ میں ہی یہ آیت نازل ہوئی اور بنی اسرائیل میں سے ہی ایک نے اس طرح کی گواہی دی --- صحیح بخاری حدیث نمبر (3528) ۔

اور وہ عورت جو یہودیت ترک کر کے اللہ تعالیٰ رب ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے رسول ہونے پر ایمان لائی وہ خیبر کے یہود کے تعلق رکھنے والی صفیہ بنت حبیبی بنت اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ۔

اور یہی وہ یہودی عورت بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بنی اور ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے جانا جانے لگا اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کافرمان ہے :

مومنوں کی جانوں سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اولیٰ ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین روز تک قیام فرمایا جس میں وہ صفیہ بنت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے اور سب مسلمانوں کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی ۔

تو مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ آیا یہ امہات المومنین میں سے ایک ہیں یا کہ ان کی باندی ، پھر کہنے لگے کہ اگر انہوں نے پردہ کر لیا تو امہات المومنین میں ہوں گی اور اگر پردہ نہیں کریں گی تو ان کی باندی اور لونڈی ہونگی ، توجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ فرمایا تو صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کیا اور لوگوں اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پردہ کر دیا گیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4762) ۔

اور وہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں جن کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خصوصی طور پر اعتکاف والی جگہ سے نکل کر ان کے ساتھ گھرتک گئے (حالانکہ اعتکاف کی حالت میں کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی اعتکاف والی جگہ سے بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے) ۔

علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اعتکاف کے دوران رمضان کے آخری عشرہ میں ان کے پاس مسجد میں آئیں اور کچھ دیر بیٹھی باتیں کرتی رہیں پھر اٹھ کر جانے لگیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ انہیں واپس پہنچانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) ۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور ان کے پاس ازواج مطہرات بھی آئیں ہوئیں تھیں تو وہ سب چلی گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا آپ جلدی نہ کریں میں بھی آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھردار سامہ میں تھا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ گھر کی جانب نکلے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1897) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور ان کے ساتھ شفقت و مہربانی کرتے تھے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زوجہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ سفر میں معاملات کرنے کا بیان کرتے ہیں کہ :

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے اپنے پیچھے چادر جمع کر کے رکھتے اور ان کے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا کھڑا کرتے اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا پاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر سوار ہوتی تھیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2081) ۔

اوپر بیان کیے گئے کچھ اس طرح اور بھی بہت سی مثالیں اور نمونے ملتے ہیں جس یہ ظاہر اور واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام میں ایک جدید اور نئے مسلمان کی کیا قدر و قیمت اور عزت ہے چاہے وہ پہلے کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والا ہی کیوں نہ ہو وہ یہودی ہو یا عیسائی یا کسی اور دین سے تعلق رکھنے والا ہو ۔

اور اگر کچھ مسلمانوں کی طرف سے کوئی تنگی یا پھر روکاوت کسی اسلام قبول کرنے والے یہودی الاصل کو آئی بھی ہو تو یہ جہالت اور کمی کوتاہی کی بنا پر ہے نہ کہ اسلام کی وجہ سے بلکہ اسلام کا موقف تو آپ نے جان ہی لیا ہے ، لہذا آپ قبول اسلام میں جلدی کریں اور فوری طور پر کلمہ پکارتھیں ، ہم اس دین کے تحت آپ کی سعادت مند زندگی کے خواہشمند ہیں ۔

باقی ایک ملاحظہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی بیان کر دیا جائے جس کا ذکر آپ نے اپنے خط میں بھی کیا ہے ۔

آپ کا اس مسلمان نوجوان کے ساتھ تعلق اس وقت تک شرعی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ نکاح اور شادی کے ساتھ نہ قائم ہو اللہ تعالیٰ بھی نکاح کے طریقہ کو پسند فرماتا ہے جو کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے مشروع کیا ہے تا کہ مرد اور عورت آپس میں تعلق قائم کریں اس لیے آپ نکاح کے بغیر اس سے تعلق رکھنے سے گریز کریں جو کہ ناجائز ہیں ۔

اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے جو حالات بیان کیے ہیں ان میں آپ کا اسلام قبول کرنا اور گناہوں سے توبہ آپ کے لیے سب راستے کھول دے گا اور اس مسلمان کے ساتھ شرعی تعلقات قائم کرنے میں بھی آسانی پیدا کرے گا ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کو حق قبول کرنے اور اس پر ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لیے دنیا میں خیر و بھلائی میں جلدی کرے اور آپ کو اس سے نوازے ، اور آخرت میں آپ کو کامیابی اور جنت عطا فرمائے آمین یا رب العالمین ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی سیدھے راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے

واللہ اعلم ۔